سوال

ایک شخص نے بیوہ عورت سے دوران عدت ہی شادی کرلی ابھی اس کے خاوند کے فوت ہونے کی عدت مکمل نہیں ہوئی تھی، اوریہ واقعہ آج سے تقریبا تیس برس قبل شریعت سے لاعلمی کی بنا پر پیش آیا تھا، اب ان دونوں کی اولاد بھی ہے، اللہ تعالی آپ کوجزائے خیر عطا فرمائے، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ اب کیا کیا جائے؟

جواب

ہر قسم کی حمداللہ تعالی کے لیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں:

اول :

جس عورت کا خاوند ہوجائے اوروہ حاملہ نہ ہوتواسے چارہ ماہ دس دن عدت گزارنی ضروری ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم میں سے وہ لوگ جوفوت ہوجائیں اوراپنی بیویاں چھوڑجائیں تووہ عورتیں چارماہ دس دن انتظار کریں البقرۃ (234).

اوراگر بیوی حاملہ ہوتواس کی عدت وضع حمل سے ختم ہوگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے حمل وضع کرلیں الطلاق (4).

اس لیے اگر عورت نے دوران عدت نکاح کرلیا توعلماء کرام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق اس کا نکاح باطل ہوگا، اوران دونوں کے مابین علیحدگی کرانا ضروری ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عدت والی عورت کے لیے بالاجماع دوران عدت نکاح کرنا جائز نہیں، وہ عدت کوئی بھی ہو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جب تک عدت ختم نہ ہوجائے تم عقد نکاح کا ارادہ مت کرو.

اوراگر وہ دوران عدت شادی کرلے تواس کا نکاح باطل ہے "انتہی

دیکھیں : المغنی (8/100).

اس لیے اس عورت اوراس کے دوسرے خاوند کے مابین علیحدگی کرانا ضروری ہے، پھر وہ اپنی پہلے خاوند سے عدت مکمل کریگی، اورجب پہلے کی عدت سے فارغ ہوجائے تو دوسرے شخص کے لیے نیا عقد کرنا جائز ہوگا

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب یہ ثابت ہوجائے تواسے اس عورت سے علیحدہ ہونا لازم ہے، اوراگر وہ ایسا نہ کرے تودونوں کے مابین علیحدگی کرانا واجب ہوگی، اگر وہ اسے چھوڑدے یا ان کے مابین علیحدگی کرادی جائے تواس عورت پرپہلے سے عدت پوری کرنا ہوگی؛ کیونکہ اس کا پہلے حق ہے، اور صحیح نکاح میں وطئ سے اس کی عدت واجب ہوئی ہے

لہذا جب وہ پہلے کی عدت پوری کرلے تو اس پر واجب ہے کہ وہ دوسرے کی عدت بھی پوری کرے، دونوں عدتیں آپس میں ایک دوسرے میں داخل نہیں ہونگی؛ کیونکہ یہ دو مردوں سے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے

پھر انہوں نے یہی قول عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہما سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے :

" خلفاء میں سے دو خلفاء کے یہی دو قول ہیں ان اقوال کا صحابہ کرام میں کوئی مخالف نہیں، اور اس لیے بھی کہ یہ دو آدمیوں کا حق ہے، لہذا ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوسکتا " انتہی

دیکھیں : المغنی (101/8).

پھر پہلے کی عدت ختم ہونے پر دوسرے شخص کے لیے نکاح کرنا جائز ہے، عدت ختم ہوتے ہی وہ نکاح کرسکتا ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" امام شافعی رحمہ اللہ کا نیا قول یہ ہے کہ : پہلے کی عدت ختم ہونے پر اسے نکاح کا حق حاصل ہے، اس کی اپنی عدت میں اس عورت سے نکاح کرنے سے اسے منع نہیں کیا جاسکتا کیونکہ عدت تو نسب کو محفوظ اور نطفہ کو پاکیزہ کرنے کے لیے مشروع کی گئی ہے، اور یہاں نسب مرد کی طرف منسوب کیا جائیگا، تو یہ اس کے مشابہ ہوا کہ اگر وہ اس سے خلع کرکے پھر دوران عدت نکاح کرلے، یہ قول بہتر اور نظر کے بھی موافق ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (100/8).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" قواعد کے اعتبار سے راجح یہ ہے کہ وہ اس کے لیے پہلے کی عدت ختم ہونے پر حلال ہوجائیگی، خاص کر جب وہ توبہ کرکے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے؛ کیونکہ یہ عدت تو اس کی اپنی ہی تھی " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (383/13).

دوم :

اگرچہ یہ نکاح باطل ہے مگر یہ ہے کہ نکاح شبہ ہونے کی بنا پر اس کی اولاد اسی کی طرف منسوب ہوگی، یہاں شبہ نکاح حکم شرعی سے جہالت ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب کوئی شخص کسی عدت والی عورت سے شادی کرے، اور دونوں یعنی عورت و مرد کو عدت کا علم بھی ہو، اور دوران عدت نکاح حرام ہونے کا علم رکھتے ہوں، اور وطئ کی حرمت بھی جانتے ہوں تو یہ دونوں زانی، دونوں کو زنا کی حد لگائی جائیگی، اور عورت کو مہر نہیں ملے گا، اور نہ ہی مرد کی طرف نسب کی نسبت کی جائیگی

لیکن اگر وہ عدت سے جاہل ہوں یا اس کی حرمت کا علم نہ رکھتے ہوں، تو نسب ثابت ہوگا، اور حد نہیں لگائی جائیگی، اور مہر دینا واجب ہوگا " انتہی

دیکھیں : المغنی (103/8).

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

170835